روزنامہ الفضل قادیان
ایڈیٹر غلام نبی
THE DAILY ALFAZL, QADIAN
یوم چہار شنبہ
جلد ۲۹ | ۲ شہادت ۱۳۲۰ ہش | ۴ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۰ھ | ۲ اپریل سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۷۴

سکھ اور ہندو

ہندو قوم کی مصلحت اندیشی اور حسن تدبر نے سکھوں کو سالہا سال سے جو اپنا ہمنوا بنا رکھا۔ اور سیاسی لحاظ سے ان سے فوائد حاصل کرتے رہے ہیں۔ اس کی حقیقت اب سکھوں پر واضح ہوتی جا رہی ہے۔ سکھوں کے موقر جریدہ اخبار "شیر پنجاب" کی رائے کہ "سکھ دھرم کے خلاف مسلمانوں کی نسبت سو گنا زیادہ ہندوؤں کے دلوں میں کینہ۔ حسد۔ تعصب اور بغض بھرا ہوا ہے" ایک گزشتہ پرچہ میں پیش کی جا چکی ہے۔ اب سائنگلہ ہل میں منعقد شدہ اکالی کانفرنس کے صدر ماسٹر تارا سنگھ صاحب نے جو سکھ قوم کے مسلمہ لیڈر ہیں۔ اپنی تقریر میں کہا:۔

"ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی نے ہم سے اپیل کی ہے۔ کہ ہم ہندوؤں میں شامل ہو جائیں۔ ہندوؤں کو اب تک خود پتہ نہیں لگ سکا۔ کہ وہ کیا ہیں۔ وہ ہمیں اپنے میں شامل کیا کریں گے؟ مردم شماری کے دوران میں ہندوؤں نے ہمارے ساتھ شدید بے انصافیاں کر کے ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ ہمیں ہندو نہیں سمجھتے۔ ہم ہندوؤں کے ساتھ شامل نہیں ہو سکتے۔ یہ علیحدہ بات ہے۔ کہ سیاسی مفاد نے ہمیں ہندوؤں کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے"

(ویر بھارت ۲۵۔ مارچ)

عجیب بات ہے۔ کہ بعض ہندو اخبارات نے ماسٹر صاحب کی تقریر شائع کرتے وقت اس حصہ کو حذف کر دیا ہے۔ لیکن "ویر بھارت" نے اسے شائع کیا۔ اور بطور تمہید ان احسانات کی بھی ایک فہرست درج کی ہے۔ جو اس کے ذیل میں ہندو قوم نے سکھوں پر کئے۔ مثلاً "ہندو پریس ہمیشہ سکھوں کی پشت پر رہا۔ اور اس وقت ایک دو اخبارات ایسے ہیں۔ جو سکھوں کی ہر ناجائز حرکت کی حمایت کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ ہندوؤں نے ہمیشہ سکھ گوردواروں کی مدد کے لئے اپنی تھیلیوں کے مونہہ کھلے رکھے"

پھر سکھوں کی احسان فراموشی کے سلسلہ میں شکوہ کیا ہے۔ کہ "انہوں نے امرتسر کے دربار صاحب سے دیو مورتیاں اٹھوا دی تھیں"

"ویر بھارت" کے اس تبصرے سے ہندو ذہنیت بالکل عریاں ہے۔ گویا اگر سکھ ہندوؤں کے ساتھ رہنا چاہیں۔ تو انہیں اپنی عبادت گاہوں میں بتوں کی مورتیاں رکھنے اور بت پرستی کی اجازت دینی چاہیئے۔ حالانکہ سکھوں میں بت پرستی سخت معیوب سمجھی جاتی ہے۔

اسی سلسلہ میں اخبار "پرتاپ" ۲۶۔ مارچ نے لکھا ہے:۔

"ہندوؤں کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اب ان کا اور سکھوں کا ملاپ دودھ اور پانی سا نہیں ہو سکتا۔ ہو گا تو گنگا جمنا سا۔ جو ساتھ ساتھ بہتی ہوئی بھی جداگانہ ہستی قائم رکھتی ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میرے خیال میں ہندوؤں کو یہ خیال چھوڑ دینا چاہیئے۔ کہ سکھ ان سے آ ملیں"

بات معقول ہے۔ اب جس طرح سکھ یہ فیصلہ کر چکے ہیں۔ کہ ہندوؤں سے کوئی تعلق نہ رکھیں۔ ہندوؤں کو بھی اب یہ خیال چھوڑ دینا چاہیئے۔ کہ وہ سکھوں کو اپنے ساتھ ملا سکتے ہیں۔ دراصل یہ اتحاد تھا ہی بے بنیاد۔ موحد اور بت پرست قوموں میں پائدار اتحاد ہو بھی کیسے سکتا ہے۔

سکھ اور آریہ سماجی

پھر یہی نہیں۔ کہ ہندوؤں اور سکھوں کے عقائد میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ بلکہ ہندو دھرم کے اجارہ دار آریہ سماجیوں کے سوامی دیانند جی نے سکھوں کے سب سے بڑے گورو حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں ایسے نازیبا الفاظ استعمال کئے ہیں۔ جو قطعاً ناقابل برداشت ہیں۔ اور سکھ صاحبان ان کے خلاف بارہا صدائے احتجاج بلند کر چکے ہیں۔ بھائی پرمانند جی ایک جلسہ کا ذکر کرتے ہوئے اپنے اخبار "ہندو" میں لکھتے ہیں۔ "ایک آریہ سماجی لیڈر نے ستیارتھ پرکاش سے گورو نانک دیو کے بارہ میں سوامی دیانند کے الفاظ پڑھ کر سنائے۔ اس سے سکھ بھڑک اٹھے۔ اور ان کے اندر آریہ سماج کے خلاف ایجی ٹیشن شروع ہو گئی"

اسی سلسلہ میں بھائی جی لکھتے ہیں "سوامی دیانند نے گورو نانک کے مونہہ میں جو الفاظ ڈالے ہیں۔ وہ گورو نانک نے کہیں نہیں کہے"

سوامی دیانند کے یہ الفاظ ابھی تک "ستیارتھ پرکاش" میں موجود ہیں۔ آریوں سے اس وقت تک اتنا تو ہو نہیں سکا۔ کہ ان الفاظ کو جو بقول بھائی پرمانند جی خواہ مخواہ حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی طرف ان کی تحقیر کرنے کے لئے منسوب کر دیئے گئے ہیں۔ حذف کر دیں۔ لیکن ظاہر یہ کرتے ہیں۔ کہ سکھوں کے وہ بڑے محسن اور ہمدرد ہیں۔ مگر سکھ ان کے احسانوں کی قدر نہیں کرتے۔ حالانکہ سکھوں نے جن حالات میں اس وقت تک آریوں کا ساتھ دیا ہے۔ وہ حیرت انگیز ہیں۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ امان ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق سوا نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالے کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب مالیر کوٹلہ سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

آج بعد نماز عشاء مسجد دارالبرکات میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ماہوار جلسہ زیر صدارت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس منعقد ہوا۔ جس میں قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری خورشید احمد صاحب، مولوی محمد نذیر صاحب ملتانی اور صاحب صدر نے تربیتی و اصلاحی مضامین پر تقریریں کیں۔

الفضل کا خاتم النبیین نمبر

الفضل کے خاتم النبیین نمبر کی قیمت ۲ فی کاپی ہوگی۔ احباب اور جماعتیں جسقدر منگوانا چاہیں ۲ فی کاپی کے حساب سے رقم جلد سے جلد ارسال فرمائیں۔ جو احباب پہلے آرڈر ارسال فرما چکے ہیں۔ وہ بھی رقم ارسال فرمائیں کیونکہ بغیر پیشگی قیمت پرچہ ارسال نہیں کیا جائے گا۔ آرڈر جلد سے جلد آنے چاہئیں۔ تاخیر سے آنے والی فرمائشوں کی تعمیل نہ ہوسکے گی۔ مینیجر

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) اہلیہ شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ کپورتھلہ سخت بیمار ہیں اور حالت خطرناک بیان کی جاتی ہے (۲) سید احمد صاحب وکیل رام پور کے دو عزیز محمود احمد اور مسعود احمد اور ایم عبد الرشید خانصاحب ننڈورہ ضلع بریلی کے لڑکے شریف احمد خان امتحانات میں شریک ہو رہے ہیں (۳) ڈاکٹر محمد اشرف صاحب سب اسسٹنٹ سرجن علی وال ضلع گورداسپور کا لڑکا محمد افضل بیمار ہے۔ (۴) چوہدری عبد القادر صاحب مرحوم فیروز والہ کا لڑکا عزیز احمد بیمار ہے (۵) منشی فتح دین صاحب کلرک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کا بچہ کرامت اللہ بیمار ہے (۶) چوہدری دولت خان صاحب کاٹھ گڑھ بیمار ہیں (۷) محمود احمد صاحب لاہور ایک امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ (۸) مولوی محمد حسین صاحب مولوی فاضل روپڑ ضلع انبالہ بی۔ اے کا امتحان دینے والے ہیں (۹) محمد رفیق صاحب سکنہ بھڑتانوالہ ضلع سیالکوٹ بسلسلہ جنگ سوڈان گئے ہوئے ہیں (۱۰) اخوند محمد اکبر صاحب قادیان کی لڑکی عرصہ تین ماہ سے دانتوں کی خرابی سے بیمار ہے اور تین مرتبہ اپریشن بھی کرایا گیا ہے۔ سب کے لئے دعا کی جائے۔

ولادت ۱۰ مارچ کو عبد الرزاق خانصاحب کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ احباب نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار ڈاکٹر بشیر محمود پونچھ کشمیر

دعائے مغفرت (۱) چوہدری حکم دین صاحب سکنہ چک نمبر ۴۶ ضلع سرگودھا ۱۹ مارچ کو وفات پاگئے ہیں۔ (۲) مولوی محمد شریف صاحب سکنہ گگڑ گلی ضلع شیخوپورہ ۲۲ مارچ کو وفات پاگئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۳ مارچ سے ۱۳ مارچ ۱۹۴۱ء تک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے:

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۱۲۷۶	محمد طاہر الدین صاحب کٹک	۱۳۰۸	فتح محمد صاحب ہوشیارپور	۱۳۴۳	تاج بی بی صاحبہ گورداسپور
		۱۳۰۹	ولی محمد صاحب "	۱۳۴۴	نورجان صاحبہ "
۱۲۷۷	نثار اللہ خانصاحب پوری	۱۳۱۰	عبد الغنی صاحب "	۱۳۴۵	اخورشید بیگم صاحبہ "
۱۲۷۸	غلام حسین صاحب شاہ پور	۱۳۱۱	محمد شفیع صاحب "	۱۳۴۶	عبد اللہ صاحب "
۱۲۷۹	مسماۃ ہونی صاحبہ "	۱۳۱۲	رحمت بی بی صاحبہ "	۱۳۴۷	برکت علی صاحب "
۱۲۸۰	فتح خاتون صاحبہ "	۱۳۱۳	محمد بی بی صاحبہ "	۱۳۴۸	فاطمہ زوجہ " " "
۱۲۸۱	مسماۃ جوائی صاحبہ "	۱۳۱۴	عزیز بی بی صاحبہ "	۱۳۴۹	اللہ رکھا صاحب "
۱۲۸۲	" جندو صاحبہ "	۱۳۱۵	برکت بی بی صاحبہ "	۱۳۵۰	خورشید بیگم بنت برکت علی صاحب "
۱۲۸۳	محمد علی صاحب "	۱۳۱۶	عبد الرشید خانصاحب الہ آباد	۱۳۵۱	محمد علی صاحب منٹگمری
۱۲۸۴	عالمہ خاتون صاحبہ "			۱۳۵۲	ابو المسلم احمد ظاہر حسین کلکتہ
۱۲۸۵	تمیز النساء صاحبہ لکھنؤ	۱۳۱۷	سراج الدین صاحب سیالکوٹ	۱۳۵۳	سید عبد الحکیم صاحب جالندھر
۱۲۸۶	حسین بخش صاحب سیالکوٹ	۱۳۱۸	محمد علی صاحب ولد سراج دین صاحب "	۱۳۵۴	جمیلہ خاتون صاحبہ ٹپر
۱۲۸۷	عطا محمد صاحب "	۱۳۱۹	احمد علی صاحب "	۱۳۵۵	سید محمد نور الحق صاحب "
۱۲۸۸	ولی محمد صاحب "	۱۳۲۰	حلیمہ بی بی صاحبہ "	۱۳۵۶	جمال دین صاحب گورداسپور
۱۲۸۹	سکینہ بی بی صاحبہ "	۱۳۲۱	جھنڈا صاحب "	۱۳۵۷	مہر الدین صاحب "
۱۲۹۰	بھاگن بی بی صاحبہ "	۱۳۲۲	احمد علی صاحب "	۱۳۵۸	عبد السلام صاحب پٹیالہ
۱۲۹۱	غلام محمد صاحب "	۱۳۲۳	رحمت علی صاحب "	۱۳۵۹	سلامت خانصاحب "
۱۲۹۲	رحیم بی بی صاحبہ "	۱۳۲۴	محمد علی صاحب ولد جھنڈا صاحب	۱۳۶۰	حوا بیگم صاحبہ پوری
۱۲۹۳	فضل بی بی صاحبہ "	۱۳۲۵	غلام محمد صاحب لاہور	۱۳۶۱	خانم جان صاحبہ جہلم
۱۲۹۴	صابراں بی بی صاحبہ "	۱۳۲۶	شاہ محمد صاحب سیالکوٹ	۱۳۶۲	مختار جان صاحبہ "
۱۲۹۵	مسعود علی صاحب "	۱۳۲۷	محمد بی بی صاحبہ "	۱۳۶۳	ولی عبدہ صاحب "
۱۲۹۶	مسعود بی بی صاحبہ "	۱۳۲۸	اللہ رکھی صاحبہ "	۱۳۶۴	سلیم اللہ صاحب ٹپرہ
۱۲۹۷	شکر بی بی صاحبہ "	۱۳۲۹	مسماۃ عقیر النساء صاحبہ گیا	۱۳۶۵	علیم اللہ صاحب "
۱۲۹۸	رضیہ بی بی صاحبہ "	۱۳۳۰	ظہوران صاحبہ "	۱۳۶۶	مسماۃ علیم النساء صاحبہ "
۱۲۹۹	برکت بی بی صاحبہ "	۱۳۳۱	جلال الدین صاحب جالندھر	۱۳۶۷	عبد الواحد صاحب امرتسر
۱۳۰۰	صلاح محمد صاحب "	۱۳۳۲	حسین بی بی صاحبہ گورداسپور	۱۳۶۸	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب "
۱۳۰۱	عبد الخالق صاحب اننت ناگ کشمیر	۱۳۳۳	بشیراں بی بی صاحبہ "	۱۳۶۹	غلام محمد صاحب بٹ لاہور
		۱۳۳۴	عالم بی بی صاحبہ "	۱۳۷۰	محمد اسحٰق صاحب سیالکوٹ
۱۳۰۲	عبد الغنی گنائی صاحب و عبد الاحد صاحب "	۱۳۳۵	برکت بی بی صاحبہ "	۱۳۷۱	حافظ احمد حسین صاحب رنگپور بنگال
		۱۳۳۶	نواب بی بی صاحبہ "	۱۳۷۲	چوہدری اللہ رکھا صاحب سیالکوٹ
۱۳۰۳	ولی محمد صاحب "	۱۳۳۷	نعمت بی بی صاحبہ "	۱۳۷۳	خورشید بیگم صاحبہ گوجرانوالہ
۱۳۰۴	عبد الغنی ولد عبد الصمد صاحب "	۱۳۳۸	منصب بی بی صاحبہ "	۱۳۷۴	A. Hamad Lebbe Ceylone
		۱۳۳۹	رشیداں صاحبہ "		
۱۳۰۵	محمد یوسف صاحب "	۱۳۴۰	امۃ اللہ بیگم صاحبہ "	۱۳۷۵	نور احمد صاحب لاہور
۱۳۰۶	اہلیہ " "	۱۳۴۱	نعمت بی بی صاحبہ "	۱۳۷۶	عبد الرشید صاحب ٹیرہ بنگال
۱۳۰۷	خان محمد صاحب سرگودھا	۱۳۴۲	فاطمہ بی بی صاحبہ بنت امیر احمد صاحب "	۱۳۷۷	میاں صاحب علی صاحب " "
				۱۳۷۸	میاں حسین علی صاحب " "
				۱۳۷۹	ایس ایم سلطان حسین صاحب ٹیرہ بنگال

دُنیا میں زندہ مذہب کی جستجو کا احساس

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عظیم الشان کارناموں میں سے ایک یہ ہے۔ کہ آپ نے مذہب کے متعلق دُنیا کی ذہنیت میں انقلاب پیدا کر کے طبع انسانی کو اس طرف متوجہ کر دیا ہے۔ کہ وُہ کسی مذہب کو محض کورانہ تقلید سے نہ مانے بلکہ مذہب کو ایک قیمتی شے قرار دے اور یہ دیکھے۔ کہ جس مذہب کو وُہ مانتا ہے وُہ اپنی ذات میں کوئی قیمت رکھتا ہے یا نہیں۔ یہ بیج آہستہ آہستہ ترقی کر رہا ہے۔ اور لوگ مذاہب کو عقل کی کسوٹی پر پرکھنے لگے ہیں۔ اور موجودہ عام لامذہبیت دراصل اسی ذہنیت کا ردِعمل ہے۔ جس کی دوسری منزل یقیناً صحیح مذہب کی تلاش اور پھر اس میں کامیابی ہوگی۔ عام لوگ اپنے مذاہب کو عقل کے معیار سے گرا ہوا۔ اور حقیقی خوبیوں کے لحاظ سے کورا پا کر مذہب کو ہی خیرباد کہہ رہے ہیں۔ لیکن مذہب چونکہ ایک فطری چیز ہے۔ جس کے بغیر چارہ نہیں اس لئے ایسے لامذہب لوگ اِدھر اُدھر سے ٹھوکریں کھانے کے بعد ضرور اس سرچشمہ کی طرف لوٹیں گے۔ جو بنی نوع انسان کی نجات کا موجب ہو سکتا ہے اور جو دُنیا کو ہر قسم کے مصائب و آلام سے نجات بخشنے کا واحد ذریعہ ہے۔

سر رادھا کرشن بنارس ہندو یونیورسٹی کے وائس چانسلر ہیں۔ اور علمی دُنیا میں کافی شہرت کے مالک۔ رائل ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا:۔

"موجودہ زمانہ کو ایک ایسے زندہ مذہب کی ضرورت ہے۔ جو ہم سے عقل و تمیز ترک کرنے کا مطالبہ نہ کرے۔ اور اس بات میں ہماری مدد کرے۔ کہ ہم مساوات کی بنیادوں پر دُنیا کی جدید تعمیر کر سکیں"۔ (زمزم ۳۰۔ مارچ)

زندہ مذہب کی تلاش اگر تو صرف اس خواہش کے اظہار تک ہی محدود ہو۔ تو بے فائدہ ہے۔ لیکن اگر اس سلسلہ میں کوشش کی جائے۔ تو ہر انسان اسے پا سکتا ہے۔ اور باوجودیکہ اس وقت دُنیا میں سینکڑوں مذاہب موجود ہیں۔ ان میں سے زندہ مذہب کی تلاش نہایت آسان اور سہل ہے۔ زندہ مذہب وُہی ہو سکتا ہے۔ جس کا فیضان جاری ہو۔ اور جس پر چل کر انسان وُہ انعام پا سکے۔ جو مذہب کا مقصود ہیں۔ یعنی تعلق باللہ اور اپنے پیدا کرنے والے کی حقیقی معرفت ہر مذہب کی غرض و غایت بیان کی جاتی ہے۔ لیکن آج مذاہب کی منڈی میں کیا کوئی ایسا مذہب ہے۔ جو ثابت کر سکے۔ کہ وُہ اس مقصد کو پورا کرتا ہے۔ اس پر چل کر انسان خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کر سکتا ہے۔ خدا تعالےٰ کے کلام سے مشرف ہو سکتا ہے۔ ایک شخص عمر بھر اگر کسی مذہب سے چمٹا رہے۔ اور نتیجہ کچھ بھی نہ ہو۔ تو آخر اس کی وابستگی کا کیا فائدہ۔ ایک زندہ انسان کے ہاتھ میں ہاتھ دینے سے لازمی طور پر ایک حرارت اور گرمی پیدا ہوتی ہے۔ جو اپنا احساس آپ کراتی ہے۔ لیکن مُردہ کے ساتھ عمر بھر چمٹا رہنے سے کوئی حرارت حاصل نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اس سے تعلق مزید برودت اور مُردنی پیدا کر دیتا ہے۔ یہی حال مذاہب کا ہے۔ اگر کسی مذہب سے وابستگی ایسا نور نہیں پیدا کر سکتی جس کی انسانی فطرت متمنی ہے۔ تو اس کے ساتھ تعلق قطعاً مفید نہیں ہو سکتا اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے۔ تو ماننا پڑتا ہے۔ کہ اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے۔ اور اسی پر چل کر انسان کو اپنے خدا کا قرب۔ اس سے مکالمہ و مخاطبہ کا شرف حاصل ہو سکتا۔ اور اسی زندگی میں اس کا مشاہدہ کر سکتا ہے۔ ورنہ اگر اس زندگی میں اس بات کا کوئی ثبوت نہ ملے۔ کہ ہم جس راہ پر گامزن ہیں۔ وُہی منزل مقصود تک جاتی ہے۔ تو اطمینانِ قلب حاصل نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح جس مذہب کی پیروی کے تمام نتائج صرف آئندہ زندگی پر اٹھا رکھے جائیں۔ اس کے صحیح اور سچے ہونے کے متعلق دل کیونکر مطمئن ہو سکتا ہے۔ ضروری ہے کہ اس امر کے آثار اور علامات ہویدا ہوں اور اسی دُنیا میں ہم کو اس امر کا اطمینان دلائیں کہ ہماری تگ و دو بے نتیجہ اور بے فائدہ نہیں۔ مذہب کی پیروی سے جو فوائد وابستہ ہیں۔ ہم ان کے حصول میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ اور آج روئے زمین پر سوائے اسلام کے کوئی ایسا مذہب نہیں۔ جو اس معیار پر پُورا اُتر سکے۔ صرف یہی ایسا مذہب ہے۔ جس کے ماننے والے آج بھی خدا تعالےٰ سے ہم کلامی کا شرف حاصل کرتے اور اس کا قرب پاتے ہیں۔

اسلام کی یہ ایک ایسی خصوصیت ہے۔ جو اس زمانہ کے مامور۔ اور مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دُنیا کے سامنے پیش کی اور دُنیا کے ہر مذہب کو چیلنج کیا۔ کہ اس معیار کے مطابق اپنی صداقت اور برتری ثابت کرے۔ مگر کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ کہ سامنے آ سکے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ بات بھی ہرگز صحیح نہیں ہے۔ کہ خدا کا کلام کرنا آگے نہیں۔ بلکہ پیچھے رہ گیا ہے۔ ہم اس کے کلام اور مخاطبات پر کسی زمانہ تک مہر نہیں لگاتے۔ بے شک وُہ اب بھی ڈھونڈنے والوں کو الہامی چشمہ سے مالا مال کرنے کو تیار ہے۔ جیسا کہ پہلے تھا۔ اور اب بھی اس کے فیضان کے ایسے ہی دروازے کُھلے ہیں جیسے کہ پہلے تھے۔ ہاں ضرورتوں کے ختم ہونے پر شریعتیں اور حدود ختم ہو گئیں۔ اور تمام رسالتیں اور نبوتیں اپنے آخری نقطہ پر آ کر جو ہمارے سید و مولےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود تھا۔ کمال کو پہنچ گئیں"۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی صٓ۸۷)

پھر فرماتے ہیں:۔

"دُنیا میں خدا تک پہنچنے اور حقیقی نجات کا پانی پینے کے لئے یہی (اسلام) ایک اعلےٰ ذریعہ ہے۔ بلکہ یہی ایک ذریعہ ہے۔ جو قانونِ قدرت نے انسان کی اعلےٰ ترقی اور وصالِ الٰہی کے لئے مقرر کیا ہے۔ اور وُہی خدا کو پاتے ہیں۔ جو اسلام کے مفہوم کی رُوحانی آگ میں داخل ہوں۔ اور دُعائے فاتحہ میں لگے رہیں۔ اسلام کیا چیز ہے۔ وُہی جلتی ہوئی آگ جو ہماری سفلی زندگی کو بھسم کر کے ہمارے باطل معبودوں کو جلا کر پھر پاک معبود کے آگے ہماری جان۔ اور ہمارے مال۔ اور ہماری آبرو کی قربانی پیش کرتی ہے ایسے چشمہ میں داخل ہو کر ہم ایک نئی زندگی کا پانی پیتے ہیں۔ اور ہماری تمام روحانی قوتیں خدا سے یُوں پیوند پکڑتی ہیں۔ جیسا کہ ایک رشتہ دُوسرے رشتہ سے پیوند کیا جاتا ہے۔ بجلی کی آگ کی طرح ایک آگ ہمارے اندر سے نکلتی ہے۔ اور ایک آگ اُوپر سے ہم پر اُترتی ہے۔ ان دونوں شعلوں کے ملنے سے ہماری تمام ہوا و ہوس۔ اور غیر اللہ کی محبت بھسم ہو جاتی ہے۔ اور ہم اپنی پہلی زندگی سے مر جاتے ہیں۔ اس حالت کا نام قرآن شریف کے رُو سے اسلام ہے"۔ (صٓ۱۲۰)

چندہ جلسہ سالانہ کے لئے فوری توجّہ کی ضرورت

احباب کرام کو یہ امر ذہن نشین ہو چکا ہے۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی قرار دیا جا چکا ہے۔ اور اس کی ادائیگی ہر احمدی کے لئے فرض ہے۔ مگر امسال چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ جو ۲۵۵۰۰ تھا۔ اس میں سے اب تک صرف مبلغ ۲۰۳۱۰ کی رقم وصول ہوئی ہے۔ اور مبلغ ۵۱۹۰ باقی ہے۔

لہٰذا احباب اور جماعت ہائے مقامی کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ کوشش کر کے مشاورت سے قبل اپنے اپنے بقایاجات پُورے کریں۔ والسلام

(ناظر بیت المال۔ قادیان)

خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت مبایعین کے ساتھ ہے

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیوۃ الدنیا ویوم یقوم الاشہاد (مومن) کہ یقیناً ہم مدد کرتے ہیں اور کریں گے اپنے رسولوں کی اور مومنوں کی اس دُنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی۔

قرآن کریم کا یہ طریق ہے کہ جب وہ رسولوں اور مومنوں کو کوئی ایسا وعدہ دیتا ہے۔ کہ اگلے جہان میں ان سے یہ سلوک ہوگا۔ تو ساتھ ہی دُنیا کے سلوک کے متعلق بھی ایک وعدہ دیتا ہے۔ اور دُنیا کا وعدہ پورا کر کے اس بات کا یقین دلاتا ہے۔ کہ اگلے جہان سے متعلق جو وعدہ ہے۔ وہ بھی ضرور پورا کیا جائے گا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس زمانہ کی ہدایت کے لئے مامور و مرسل ہو کر آئے۔ اور آپ کے ذریعے ہزاروں۔ لاکھوں انسانوں کو ہدایت کا رستہ نصیب ہوا۔ آپ کے وصال کے بعد ۱۹۰۸ء میں حضرت مولانا نور الدین خلیفۂ اول منتخب ہوئے۔ اور تمام جماعت کا شیرازہ بندھا رہا۔ آپ کا وصال ۱۹۱۴ء میں ہوا تو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ العزیز امیر المومنین اور خلیفۂ ثانی قرار پائے۔ آپ کے مسند خلافت پر بیٹھنے کے ساتھ ہی جماعت کے کچھ اکابر الگ ہو گئے۔ اور کہا چونکہ حق ہمارے ساتھ ہے۔ اس لئے جماعت کو حضرت امیر المومنین خلیفۂ ثانی ایدہ اللہ کا ساتھ نہیں دینا چاہیئے۔

اب خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت ملاحظہ فرمائیں۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو تو بچہ خیال کیا جاتا تھا۔ اور یہی لوگ تھے۔ جن کا جماعت میں اثر اور رسوخ تھا۔ اور اکابر کی حیثیت رکھتے تھے۔ ان کے اثر اور رسوخ کا یہ نتیجہ تھا۔ کہ بقول ان کے ان کی جماعت کی اکثریت ان کے ساتھ ہو گئی۔ اور بعینہٖ وہ نظارہ نظر آنے لگا۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات پر وقوع پذیر ہوا۔ اس وقت جس طرح حضرت ابوبکرؓ کو بہت بڑا جہاد کرنا پڑا۔ اسی طرح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو بھی جماعت کی راہ نمائی کے لئے بہت بڑی جدوجہد کرنی پڑی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ چند ہی سالوں میں وہ اکثریت جو غیر مبایع اکابرین اپنی طرف منسوب کرتے تھے۔ امیر المومنین حضرت فضل عمر کا ساتھ دینے لگی۔ اور اس طرح حضرت مسیح موعودؑ کا وہ الہام پورا ہوا کہ چھوٹے بڑے کئے جائیں گے۔ اور بڑے چھوٹے کئے جائیں گے۔ سو وہ جو بڑے تھے اس انقلاب سے جماعت کی نظر میں چھوٹے کئے گئے۔ اور وہ جو چھوٹے سمجھے جاتے تھے ان کو بڑا کر دیا گیا۔ اس الہام میں یہ نہیں ہے کہ چھوٹے بڑے ہو جائیں گے۔ اور بڑے چھوٹے ہو جائیں گے۔ بلکہ چھوٹے بڑے کئے جائیں گے۔ اور بڑے چھوٹے کئے جائینگے گویا چھوٹا اور بڑا ہونا کسی کے اختیار میں نہ ہوگا۔ بلکہ یہ خدائی فعل ہوگا کہ وہ ایسا کرے گا۔

یہ ایک ایسا امر ہے جس سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ الٰہی تائید اور نصرت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور آپ کے متبعین کے ساتھ ہے۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی بھی ہے اذا التقی الفئتان فانی مع الرسول اقوم وینصرہ الملائکۃ (تذکرہ ص۳۶۱) یعنی جب دو گروہ آمنے سامنے ہونگے۔ اور مقابلہ ہوگا تو میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ اور ملائکہ اس کی مدد کریں گے۔ اس وحی میں بتایا گیا ہے۔ کہ مقابلہ کے وقت خدا [illegible] کے فرشتوں کی تائید اس فریق کے ساتھ ہوگی۔ جو نبی اور رسول ہونے کا حامی ہوگا۔ اور یہ بات ظاہر ہے۔ کہ مبایعین ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رسالت و نبوت کو مانتے ہیں۔ علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ بھی ایک الہام ہے "خدا دو مسلمان فریق میں سے ایک کا ہوگا۔ پس یہ پھوٹ کا ثمرہ ہے" (تذکرہ ص۶۶۲) اس الہام کا مطلب بھی واضح ہے۔ کہ کسی وقت آپ کی جماعت کے دو فریق بن جائیں گے۔ اور خدا کی تائید اور نصرت ایک کے ساتھ ہوگی۔ اور ساتھ ہی فرمایا کہ یہ پھوٹ کا ثمرہ ہے یعنی اگر اختلاف واقع نہ ہوتا۔ اور جماعت میں پھوٹ نہ پیدا ہوتی۔ تو یہ حقیقت ظاہر نہ ہو سکتی تھی۔ کہ خدا کس فریق کے ساتھ ہے۔

ممکن ہے کہ ان الہامات میں کوئی تاویل سے کام لے۔ اور ایچاپیچی کرے سو ایسے اصحاب کے لئے خدا کی محکم اور واضح وحی بھی موجود ہے۔ خدا فرماتا ہے انی معک یا ابن رسول اللّٰہ (تذکرہ ص۵۲۷) کہ اللہ کے رسول کے بیٹے میں تیرے ساتھ ہوں۔ اب اس الہام نے معاملہ کو بالکل صاف کر دیا۔ اور بتا دیا کہ خدا کی تائید اور نصرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے کے ساتھ ہے۔ پس ان شواہد کی موجودگی میں ہم غیر مبایعین سے دریافت کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ آپ لوگ ہمارا نام خواہ کچھ رکھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اصل تعلیم کو چھوڑنے والے کہیں۔ اسلام سے اتنا دور سمجھیں۔ کہ غیروں کے پیچھے تو آپ لوگوں کی نماز ہو سکتی ہے۔ مگر مبایعین کے پیچھے نماز بھی نہیں ہو سکتی۔ سب کچھ سہی مگر ہم کہتے ہیں۔ کہ پھر خدا کی تائید اور نصرت مبایعین کے ساتھ کیوں ہے۔ کیا خدا مومنوں کو چھوڑ کر اب کافروں کی مدد پر اتر آیا ہے۔ کیا قرآن کریم میں اس نے جو یہ اصل قائم کیا ہے۔ کہ اللہ مومنوں کی مدد کرتا ہے۔ وہ تبدیل ہو چکا ہے۔ آخر یہ کیا بات ہے۔ سوچو اور غور کرو۔ ان فی ذالک لاٰیٰت للمتوسمین

کیا اچنبہ بات ہے کافر کی کرتا ہے مدد
وہ خدا جو چاہیئے تھا مومنوں کا دوستدار

خاکسار۔ قمر الدین مولوی فاضل قادیان

امانت تحریک جائداد

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت "امانت تحریک جائداد" میں ایک مد امانت کی ایسی بھی ہے۔ کہ جو شخص اس شرط پر رکھے۔ کہ جب چاہے اسے مل جائے۔ تو اُسے بھی "امانت تحریک جائداد" میں روپیہ کی اجازت ہے۔ پس اول تو ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ اپنی ماہوار آمدنی سے ماہوار کچھ نہ کچھ بچت کر کے تین سال کے لئے جمع کرائے۔ لیکن اگر کوئی یہی پسند کرے۔ کہ جب میں چاہوں لے سکوں تو اس مد میں بھی "امانت تحریک جائداد" میں جمع کر سکتا ہے۔ علاوہ ازیں وہ احباب جن کے پاس روپیہ کسی خاص غرض کے لئے رکھا ہو۔ یا کسی خاص غرض مثلاً بیاہ شادی تعمیر مکان وغیرہ کے لئے جمع کر رہے ہوں۔ وہ ایسا روپیہ بھی "امانت تحریک جائداد" میں جمع کرا دیں۔ ان کی میعاد مقررہ کے مطابق "تحریک جدید" واپس کرے گی۔ اور واپسی کا خرچ بھی "تحریک جدید" اپنے پاس سے لگائے گی۔ اور ان کا روپیہ زکوٰۃ سے بھی آزاد ہوگا۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید قادیان)

تحقیق الالسنہ کے متعلق

پروفیسر چیتن دت صاحب سے سوال

پروفیسر صاحب کا دعویٰ ہے کہ سنسکرت زبان ہی کامل و مکمل اور ام الالسنہ ہے۔ نیز یہ کہ وہ اس قدر وسیع ہے کہ دنیا کی اور سب زبانیں اس سے ہی نکلی ہیں۔ ان کے اس دعوے کے متعلق میں "الفضل" میں کچھ عرض کر چکا ہوں۔ اسی ضمن میں یہ بھی گذارش ہے کہ

(۱) سب مذاہب قریباً اس بات پر متفق ہیں کہ خدا تعالےٰ ہی ایک ہستی ہے۔ جو تمام عیوب سے منزہ اور تمام خوبیوں کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے اس جیسی اور کوئی ہستی نہیں۔ اس لئے نہایت ضروری ہے۔ جو ام الالسنہ اور کامل زبان ہو وہ اس خداوند عالم کے لئے ایسا ذاتی نام وضع کرے۔ جو من حیث المجموع اس کی تمام صفات کا مظہر ہو۔ اور اس کے علاوہ اور کسی پر وہ نام چسپاں نہ ہو سکے۔ اب آپ بتائیں کہ سنسکرت زبان میں خدا تعالےٰ کا ذاتی نام کیا ہے۔ اور اگر کوئی نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو اس سے زیادہ سنسکرت کے ناقص ہونے کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ خدا تعالےٰ کے لئے بھی اس میں کوئی ذاتی نام نہیں۔

(۲) ویدوں کو خدائی الہام اور تمام علوم کا خزانہ ویدک دھرمی مانتے ہیں۔ اس میں خدا کا نام "پُرش" بھی آتا ہے۔ جس کے لفظی معنے "دیہات میں سونے والے" کے ہیں۔ حالانکہ خدا دیہات میں رہنے اور سونے سے بالکل پاک ہے۔ یعنے "محدود ہونا" اور "سونا" یہ دونوں نقص اس میں نہیں ہیں۔ اب آپ ہی بتائیں کہ کیا ایسی زبان کامل اور ام الالسنہ ہو سکتی ہے۔ جو خدا کا ایسا نام رکھے جو اس کی حقیقت سے بالکل خلاف ہو۔

(۳) سنسکرت زبان میں خدا کا ایک نام "[illegible]" بھی آتا ہے۔ (دیکھو لغت سنسکرت شبد کوتبھ) اس کے معنے ہیں "[illegible] دینے والا"

اس کے علاوہ یہی نام سنسکرت زبان میں انسان کا بھی ہے۔ حالانکہ انسان اور خدا کی ذات میں تباین کلی ہے۔ انسان ممکن الوجود ہے اور خدا واجب الوجود۔ انسان عاجز ہے اور خدا قادر۔ اسی طرح ویدوں میں آیا ہوا خدا کا پُرش نام انسان کا نام بھی ہے۔ ایسی صورت میں سنسکرت کی مثال بالکل اس بچے کی سی ہے جو بوجہ بچپن اور ناواقفیت کے صرف "بھائی" کا لفظ بولنا جانتا ہے اور وہ اپنے بھائی کو بھی بھائی اور باپ کو بھی بھائی ہی کہتا ہے۔ جس طرح اس بچہ کو کوئی عقلمند فصیح اللسان نہیں کہہ سکتا۔ ویسے ہی سنسکرت زبان کو کامل۔ اور ام الالسنہ کہنا صحیح نہیں۔

(۴) یہ ایک بدیہی امر ہے۔ کہ بعض صفات الہٰیہ سے ظلی طور پر انسان بھی بقدر اپنی استطاعت کے حصہ پاتا ہے۔ مثلاً خدا رحم کرنے والا ہے۔ اس کے نیک بندے بھی رحم کرنے والے ہوتے ہیں۔ اب کامل زبان کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ ایسے قواعد ایجاد کرے جن سے ایسی صفات خدا میں تو کامل طور پر ثابت ہوں اور بندوں میں ناقص طور پر۔ جیسا کہ عربی زبان نے اسم تفضیل کا قاعدہ بنا کر اپنے کامل ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ مثلاً اگر "بڑائی" کی صفت انسان میں ثابت کرنی ہو تو اس کے متعلق عربی زبان "کبیر" کا لفظ استعمال کرے گی۔ لیکن خدا کی بڑائی کو اسم تفضیل سے بیان کرتی ہوئی اسے "اکبر" کا نام دے گی۔ جس کے معنے ہیں سب سے بڑا۔ کبیر کے معنے صرف "بڑے" کے ہیں۔ اور بڑا اور سب سے بڑا کے مفہوموں میں بہت بڑا فرق ہے اور یہ فرق ہونا بھی چاہیئے۔ کیونکہ خدا کی بڑائی اور انسان کی بڑائی میں کوئی نسبت ہی نہیں۔ لیکن سنسکرت زبان کی گرامر میں ایسا کوئی قاعدہ نہیں۔ جس کے رو سے ایک ہی صفت خدا تعالےٰ میں تو کامل طور سے دکھائی دے۔ مگر انسان میں وہی صفت ناقص طور پر نظر آئے۔ جیسا کہ "رحم کرنا" یہ صفت خدا اور انسان دونوں میں پائی جاتی ہے۔ سنسکرت زبان میں "دیالو" اور "کرپالو" رحم کرنے والے کو کہتے ہیں۔ اور یہ لفظ خدا تعالےٰ کا بھی صفاتی نام ہے اور رحم کرنے والے انسان کو بھی سنسکرت زبان یہی نام دیتی ہے۔ حتیٰ کہ کسی جانور یا حیوان میں بھی اگر رحم کی صفت ہو۔ تو اسے بھی سنسکرت زبان یہی "دیالو" کا نام دے گی۔ حالانکہ خالق اور مخلوق کے رحم میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ یہی حالت سنسکرت زبان کی خدا کے باقی صفاتی ناموں میں ہے۔ کہ خدا اور اس کے غیروں میں وہ صفات کو ایک ہی رنگ میں دکھاتی ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ خدا اور غیروں کو ایک ہی صفاتی نام دیتی ہے۔ پروفیسر صاحب بتائیں کہ کیا ایسی خامیوں سے پر زبان اس قابل ہے۔ کہ اسے کامل اور ام الالسنہ کہا جائے۔

خاکسار۔ ناصر الدین عبد اللہ پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان

مسئلہ نبوت کی تلقین کے لئے ہفتہ منانے کی تجویز

تمام مجالس خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے گذشتہ سال ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا تھا کہ خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ ہر سال ایک ہفتہ مقرر کیا کریں۔ جس میں احباب جماعت کو اختلافی مسائل کے متعلق واقفیت بہم پہنچائی جائے۔ مرکزی مجالس خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کی طرف سے اس ارشاد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک سب کمیٹی بنائی گئی ہے۔ جس نے اس غرض سے پہلا ہفتہ ۲۴ ہجرت تا ۳۰ ہجرت ۱۳۲۰ ہش یعنی ۲۴ مئی تا ۳۰ مئی ۱۹۴۱ء مقرر کیا ہے۔ اور اس ہفتہ کے لئے مسئلہ نبوت کا انتخاب کیا گیا ہے۔ ذمہ وار عہدہ داران مجلس خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کا فرض ہے کہ اس ہفتہ میں مسئلہ نبوت کی تلقین و تعلیم کا خاطر خواہ صورت میں انتظام کریں۔ اس ہفتہ میں تمام خدام و انصار کو اپنے اپنے حلقہ میں روزانہ ایک گھنٹہ کے لئے بالالتزام جلسہ کرنا چاہیئے۔ اس جلسہ میں تقریر کرنے والے دوست مسئلہ نبوت کے مختلف حصوں پر مندرجہ ذیل ترتیب سے تقریریں کریں۔

پہلا دن بروز ہفتہ	بتاریخ ۲۴ ہجرت ۱۳۲۰ ہش		مسئلہ نبوت از روئے قرآن حدیث۔
دوسرا دن بروز اتوار	۲۵	" "	مسئلہ نبوت از روئے اقوال ائمہ سلف۔
تیسرا دن بروز پیر	۲۶	" "	مسئلہ نبوت از روئے تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام
چوتھا دن بروز منگل	۲۷	" "	مسئلہ نبوت از روئے تحریرات حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ
پانچواں دن بروز بدھ	۲۸	" "	مسئلہ نبوت از روئے تحریرات مولوی محمد علی صاحب و دیگر اکابرین پیغام
چھٹا دن بروز جمعرات	۲۹	" "	مسئلہ نبوت از روئے دلائل عقلیہ۔

ساتویں دن گذشتہ چھ اسباق کو دہرایا جائے۔ تقاریر عام فہم ہوں۔ لیکچر کی خاطر نہ ہوں۔ بلکہ تعلیم اور اسباق کی خاطر ہوں۔ دلائل کو سادہ پیرایہ میں بیان کیا جائے اور ضروری حوالے نوٹ کرائے جائیں۔

سامعین میں سے خواندہ احباب روزانہ تقاریر کے باقاعدگی سے نوٹ لیں۔ اس امر کا خاص التزام کیا جائے۔ کہ سب دوست ہر روز اپنا سبق اچھی طرح یاد کر کے جلسہ میں شامل ہوں۔ مقررین حضرات کی سہولت کیلئے الفضل میں بھی مسئلہ نبوت کے مقرر کردہ چھ حصوں کے متعلق بالاقساط مضامین کی اشاعت کا انتظام کیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔ اس ہفتہ کے نو دن بعد یعنے جمعہ ۸ احسان مطابق ۸ جون کو تمام خدام اور انصار کا امتحان لیا جائے۔ تاکہ یہ معلوم کیا جائے کہ انہوں نے لیکچروں کو توجہ سے سنا اور یاد کیا ہے یا نہیں۔ ناخواندہ اصحاب کا امتحان زبانی لیا جائے۔ اور خواندہ اصحاب کا تحریری۔ [illegible] تمام جماعتیں اپنے فرض کا احساس کرتے ہوئے اپنی اپنی جگہ اس بارے میں جملہ انتظامات کریں گی اور اس ہفتہ کو پوری پوری تیاری اور شان سے منانے اور اسے زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کے لئے

دہلی میں غیر مبایعین سے مناظرات

دہلی کے غیر مبایعین نے کچھ عرصہ سے مولوی اختر حسین شاہ صاحب کو تبلیغ کی غرض سے یہاں بلوایا ہوا ہے۔ ہماری درخواست پر جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ نے مولوی ابو العطاء صاحب فاضل کو چند دن کے لئے دہلی بھیج دیا۔ اور اس ہفتہ کے دوران میں جناب مولوی صاحب موصوف نے تین مناظرے غیر مبایعین سے کئے۔ پہلا مناظرہ ۲۲ مارچ کی شب کو ہوا جس میں غیر مبایعین کی طرف سے مولوی اختر حسین صاحب مناظر تھے۔ بحث کا موضوع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ظلی نبوت قرار پایا۔ جناب مولوی ابو العطاء صاحب نے پہلے نصف گھنٹہ اس موضوع پر تقریر فرمائی اور اس کے بعد مناظرہ شروع ہوا جو کہ ۲ گھنٹے تک رہا۔ فاضل مناظر نے ظلی بروزی۔ اور امتی نبی وغیرہ اصطلاحوں کی حقیقت کو حضرت اقدس کے کلام مبارک سے نہایت احسن طریق پر سامعین کے ذہن نشین کرا دیا۔ جس کے جواب میں مولوی اختر حسین صاحب آخیر تک کوئی معقول بات پیش نہ کر سکے۔ غیر مبایع مناظر نے اس بات پر زور دیا کہ حضرت اقدس نے کہیں ظلی مجدد یا ظلی محدث کے الفاظ استعمال نہیں فرمائے۔ یاں ظلی نبی لکھا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ حضور اپنے آپ کو مجدد۔ محدث سمجھتے تھے۔ اس لئے نبی کے لفظ کے ساتھ ظلی کا استعمال فرمایا ہے۔ ہمارے فاضل مناظر نے ان کی اس غلطی کو بھی نہایت عمدہ طریق پر ظاہر کر دیا۔ اور ازالہ اوہام کے حوالہ سے واضح فرما دیا کہ حضور فرماتے ہیں کہ ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلی طور پر ملتا ہے۔ پس جب سب کچھ ظلی طور پر ملا ہے تو مجددیت یا محدثیت کہاں باہر رہ سکتی ہے۔ اس کا کوئی جواب مولوی اختر حسین صاحب نے باوجود بار بار توجہ دلانے کے نہ دیا۔

دوسرا مناظرہ ۲۳ مارچ کو ہوا۔ غیر مبایعین کی طرف سے شیخ عبد الحق صاحب مناظر تھے۔ موضوع مناظرہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فضیلت بر مسیح ناصری اور اس کی بنیاد نبوت پر ہے یا نہیں قرار پایا۔ ہمارے فاضل مناظر نے ایک نہایت زبردست حوالہ نزول المسیح سے پیش کیا۔ جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ میں نبی ہوں اور حضرت امام حسین کو مجھ سے کیا نسبت ہے۔ اب قابل غور یہ امر ہے کہ اوائل میں حضور اپنے تئیں جب تک نبی نہیں سمجھتے تھے۔ یہ فرماتے تھے کہ اگر کوئی امر فضیلت کا مسیح ناصری پر ظاہر ہوتا تھا تو میں اسے جزوی فضیلت قرار دیتا تھا کیونکہ میں سمجھتا تھا کہ وہ نبی ہے لیکن پھر نزول المسیح میں فرماتے ہیں کہ میں نبی ہوں اور حضرت امام حسین کو مجھ سے کیا نسبت ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ حضور اس تبدیلی کا وجہ نبوت قرار دیتے ہیں۔ یہ ایک نیا اور زبردست حوالہ تھا جس کا کوئی جواب غیر مبایعین کے پاس نہیں۔ اگر ہے تو پیش کریں۔

تیسرا مناظرہ ۲۶ مارچ کی شب کو ہوا۔ غیر مبایعین کی طرف سے مولوی اختر حسین شاہ صاحب مناظر تھے۔ جناب مولوی ابو العطاء صاحب نے پہلے نصف گھنٹہ تقریر فرمائی اور قرآن مجید اور احادیث صحیحہ۔ نیز لغت۔ محاورات اور بزرگان کے اقوال سے اجرائے نبوت کا ثبوت دیا۔ اور نہایت احسن طریق پر ثابت کیا کہ امت محمدیہ میں صرف تشریعی نبوت کا دروازہ بند ہے یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اور یہی بزرگان امت محمدیہ کے اقوال سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ مناظرے نہایت کامیاب ثابت ہوئے اور سامعین پر ان کا بہت اچھا اثر ہوا۔ دعا ہے کہ مولا کریم ان کے بہترین ثمرات پیدا فرمائے۔

خاکسار:۔ عبد الحمید سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ دہلی

گیارہ سے پندرہ سال کے اطفال احمدیہ کے امتحان کیلئے نصاب

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے اجلاس منعقدہ ۲۱ تبلیغ ۱۳۲۰ھش مطابق ۲۱ فروری ۱۹۴۱ء میں بچوں نے متفقہ طور پر یہ تجویز پاس کی تھی۔ کہ جس طرح خدام الاحمدیہ کا سہ ماہی امتحان لیا جاتا ہے۔ اسی طرح سے گیارہ سے پندرہ سال کے بچوں کے لئے بھی سہ ماہی نصاب مقرر کر کے امتحانات لئے جایا کریں۔ اس تجویز کو جامہ عمل پہنانے کے لئے اپریل سے جون ۱۹۴۱ء تک تین ماہ کے لئے "ہمارا خدا" مصنفہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے (مکمل) اور "مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے" مؤلفہ شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر کے پہلے ۲۵ صفحات بطور نصاب مقرر کئے گئے ہیں۔ امتحان ماہ جون ۱۹۴۱ء کے آخری دنوں میں ہوگا۔ انشاء اللہ معین تاریخ کا اعلان بعد میں ہوگا گیارہ سے پندرہ سال کی عمر کے ایسے بچوں کے لئے جو مجلس اطفال کے ممبر ہیں۔ اس امتحان میں شمولیت ضروری ہوگی۔ مربی اصحاب کو چاہیئے کہ وہ بچوں کو اس امتحان میں شمولیت کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔ اور تیاری میں ان کی ہر طرح مدد فرماتے رہیں۔ خاکسار [illegible] مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ [illegible] ۲۱-۳-۱

مسلمان نوجوان فوراً متوجہ ہوں

حکومت پنجاب کے محکمہ اصلاح اراضی میں تین اسامیاں خالی ہیں۔ جو مسلمان گریجوئیٹوں سے پُر کی جانی ہیں۔ جن مسلمان نوجوانوں نے پنجاب یونیورسٹی یا کسی اور مستند یونیورسٹی میں بی۔ ایس۔ سی (زراعت) یا ایم۔ ایس۔ سی (زراعت) کا امتحان پاس کیا ہے۔ فوراً متوجہ ہوں۔ ان امیدواروں کو ترجیح دی جائے گی۔ جنہوں نے کیمسٹری کا مضمون لے کر یہ امتحان پاس کئے ہیں۔ ایم۔ ایس۔ سی امیدواروں کیلئے تنخواہ کا سکیل ۸۰۔ ۷۔ ۱۵۰/ ۷۔ ۱۸۵/ ۸۔ ۲۲۵ روپے۔ اور بی۔ ایس۔ سی امیدواروں کے لئے ۸۰۔ ۷۔ ۱۲۵ روپے ہے۔ یہ اسامیاں فی الحال ایک سال کیلئے عارضی ہیں۔ لیکن اس میعاد میں توسیع کا امکان موجود ہے۔ اس قابلیت کے مسلمان گریجوئیٹوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی درخواستیں جلد از جلد ڈائرکٹر پنجاب ایریگیشن ریسرچ انسٹی ٹیوٹ لاہور کو بھیجدیں۔

علم طب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طبی نسخوں کو جو کئی سال گذرے اخبار الفضل کی کئی قسطوں میں طبع ہوئے تھے معہ حوالہ جات ان کو اور ان کے علاوہ جس قدر اور حضرت اقدس کی ڈائری وغیرہ سے ان کو مل سکے یکجائی طور پر کتابی صورت میں طبع کرایا ہے۔ نہایت عمدہ لکھائی چھپائی اور کاغذ پر چھاپا ہے۔ جو ہر بنی نوع کیلئے نہایت مفید ہیں۔ ۶۴ صفحات کی کتاب بن گئی قیمت بھی کوئی زیادہ نہیں رکھی گئی فی کتاب تین آنہ۔ ۳ر کے ٹکٹ آنے پر کتاب بُک پیکٹ کے ذریعہ منگوا سکتے ہیں۔ احباب مذکورہ بالا پتہ سے منگا کر فائدہ اٹھائیں

الفضل کی توسیع اشاعت

کیلئے کوشش کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ اگر آپ خریدار ہیں تو اپنے حلقہ میں دوسروں کو خریداری کی تحریک فرمائیں۔ اگر خریدار نہیں تو خریدار بنیں۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۳۰ مارچ۔ بلگریڈ کی اطلاع ہے کہ سوویٹ روس کی گورنمنٹ نے یوگوسلاویہ کی نئی گورنمنٹ کو مبارکباد کا تار بھیجا ہے۔

واشنگٹن ۳۰ مارچ۔ امریکن محکمہ بحر نے اعلان کیا ہے کہ ۲۷ اطالوی جہازوں پر جو اعلان جنگ کے بعد سے ریاست ہائے متحدہ کی مختلف بندرگاہوں میں پناہ گزین تھے۔ پہرہ دار دستے بٹھا دیئے گئے ہیں تاکہ اطالوی ملاح ان کی مشینری کو تباہ نہ کریں۔

لائل پور ۳۰ مارچ۔ آج صبح یہاں پنجاب کے بیوپاریوں کی ایک کانفرنس ہوئی جس میں تقریباً سات سو تاجروں نے شرکت کی۔ اور حسب ذیل قرار دادیں پاس کیں۔ پنجاب مارکیٹنگ ایکٹ اور اس کے قواعد تجارت کے لئے ناقابل عمل اور بشر مناک ہیں جہاں یہ ایکٹ نافذ ہو وہاں تاجر کاروبار بند کر دیں کانفرنس تمام دلالوں۔ تاجروں وغیرہ سے توقع کرتی ہے کہ جب تک تسلی بخش ترمیم نہ ہو جائے وہ لائسنسوں کے لئے درخواست نہیں کریں گے۔ پنجاب کے تمام چیمبروں میں سٹہ کا کاروبار بند کر دیا جائے۔

امرتسر ۲۹ مارچ۔ سنٹرل اکالی دل کی طرف سے ڈسٹرکٹ اکالی جتھوں کے نام ایک جاری کردہ سرکلر میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ چونکہ پنجاب گورنمنٹ نے سکھوں کے مطالبات منظور کر لئے ہیں اس لئے حکومت کے خلاف مجوزہ مورچہ نہیں لگایا جائے گا۔ اس فتح کے لئے ۲ اپریل کو تمام ڈسٹرکٹ اکالی جتھے اپنے علاقوں میں دیوان کریں۔

لنڈن ۳۰ مارچ۔ شام کے فرانسیسی گورنر پر کل دو شخصوں نے قاتلانہ حملہ کیا دونوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے۔

کراچی ۳۰ مارچ۔ سندھ کے نئے گورنر آج کراچی پہنچ گئے۔ موجودہ گورنر اور خان بہادر اللہ بخش وزیر اعظم نے استقبال کیا۔

نئی دہلی ۳۰ مارچ۔ ملک معظم نے مصر اور ایریٹریا میں ہندوستانی سپاہیوں کی بہادری سے متاثر ہو کر وائسرائے ہند کو ایک پیغام کے ذریعہ مبارکباد دی ہے۔

لنڈن ۳۰ مارچ۔ یوگوسلاویہ کے مسلمانوں کے لیڈر کی طرف سے حکومت کو یقین دلایا گیا ہے کہ وہاں کے مسلمان حکومت کی پوری پوری امداد کریں گے۔

لنڈن ۳۱ مارچ۔ پچھلے ہفتہ اطالوی جہازوں کی انگریزی بیڑے سے جو جھڑپ ہوئی تھی۔ اس کے متعلق تازہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ اطالویوں کا نقصان بیان کردہ نقصان سے بہت زیادہ ہوا ہے۔ کل رات لنڈن سے اعلان کیا گیا تھا کہ اٹلی کے تین گشتی اور دو برباد کرنے والے جہاز ڈبو دیئے گئے ہیں لیکن ابھی ایک گھنٹہ ہوا سمندری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ اٹلی کا ایک اور گشتی جہاز بھی ڈبو دیا گیا ہے۔ بلکہ ہو سکتا ہے اٹلی کا ایک اور برباد کرنے والا جہاز بھی ڈوب گیا ہو۔ ان جہازوں سے اٹلی کے ایک ہزار آدمی بچا لئے گئے ہیں اور تین سو اور اطالوی بھی بچا لئے جاتے مگر جرمنی کے جھپٹ کر حملے کرنے والے جہازوں نے اس میں سخت روکاوٹ ڈالی۔ بحیرہ روم کے انگریزی بیڑہ کے کمانڈر انچیف نے حکومت کو مطلع کر دیا ہے کہ یہ اطالوی سمندر کے کس حصہ میں ہیں تاکہ ان کی مدد کے لئے ہسپتالی جہاز بھیجے جائیں۔ اس لڑائی میں جرمنی کے دو جھپٹ کر حملہ کرنے والے جہاز بھی برباد ہوئے۔ برطانیہ کے سمندری جہازوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ البتہ دو انگریزی ہوائی جہاز لاپتہ ہیں۔

لنڈن ۳۱ مارچ۔ آج صبح انگریزی جہازوں نے دشمن کے دو جہازوں کو ڈبو دیا۔ یہ تیل لے جانے کے لئے بنائے گئے تھے۔

لنڈن ۳۱ مارچ۔ کل انگریزی جہازوں نے جرمن بندرگاہوں پر زبردست چھاپے مارے۔

لنڈن ۳۱ مارچ۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے یونان کو مدد دینے اور برطانیہ کو کچھ اور جنگی سامان بھیجنے کا وعدہ کیا ہے۔

لنڈن ۳۱ مارچ۔ افریقہ میں انگریزی فوجوں نے کارسا پر قبضہ کر لیا ہے یہ ہرار سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔

بمبئی ۳۱ مارچ۔ بمبئی میں لیڈروں کی جو کانفرنس ہوئی تھی اس کی سٹینڈنگ کمیٹی نے وائسرائے اور وزیر ہند کو اپنا میمورنڈم بھیج دیا ہے۔

لنڈن ۳۱ مارچ۔ امریکہ کی بندرگاہوں میں اٹلی کے ۲۸ جرمنی کے ۲ اور ڈنمارک کے ۳۶ جہاز کھڑے تھے۔ جن کا مجموعی وزن ۳ لاکھ ٹن تھا حکومت امریکہ نے ان سب کو اپنے چارج میں لے لیا ہے اور ان کی حفاظت کے لئے پہرہ بٹھا دیا ہے۔ ڈنمارک کے جہازوں پر بھی درحقیقت جرمنی کا ہی قبضہ تھا حکومت امریکہ نے اعلان کیا ہے کہ یہ جہاز ضبط نہیں کئے جائیں گے۔ البتہ گورنمنٹ انہیں اپنے چارج میں رکھے گی۔

نئی دہلی ۳۱ مارچ۔ آج کامرس ممبر نے بیمہ کے قانون میں ترمیم کرنے کے لئے اسمبلی میں بل پیش کیا جو تیسری بار پاس ہو گیا۔

لنڈن ۳۱ مارچ۔ آج ایک اطالوی اعلان میں اس امر کو تسلیم کر لیا گیا ہے۔ کہ مشرقی بحیرہ روم میں جو لڑائی ہوئی اس میں اٹلی کے تین کروزر اور دو برباد کرنے والے جہاز تباہ ہو گئے۔

لنڈن ۳۱ مارچ۔ برطانیہ کی تازہ فتح پر یونان میں بڑی خوشی کا اظہار کیا گیا ہے۔ مسٹر ایڈن ایتھنز پہنچ گئے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ موجودہ صورت حالات پر یونانی گورنمنٹ سے صلاح مشورہ کریں گے تاکہ لڑائی کی آگ بلقانی ممالک میں پھیلنے نہ پائے۔

کراچی ۳۱ مارچ۔ سندھ اسمبلی میں ایک نیا بل پیش ہو رہا ہے جس کے رو سے وزراء کی تنخواہیں پانچ سو روپیہ ماہوار سے ڈیڑھ ہزار روپیہ تک ہوں گی۔ سپیکر کی ۸ سو سے ساڑھے بارہ سو تک اور ممبروں کی ۵ ۷ روپیہ سے ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار تک اجلاس کے دنوں میں انہیں دو روپیہ کی بجائے ۵ روپیہ الاؤنس ملے گا۔

لنڈن ۳۱ مارچ۔ حکومت جرمنی نے رومانیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ یوگوسلاویہ کو تیل کا ایک کنستر بھی نہ دیا جائے۔

لنڈن ۳۱ مارچ۔ کل رات یوگوسلاویہ کے دارالخلافہ میں انگریزی بیڑہ کی تازہ کامیابی پر کھلم کھلا خوشی کا اظہار کیا گیا۔

نئی دہلی ۳۱ مارچ۔ گورنر مدراس کے جنگی فنڈ میں ۸۹ لاکھ روپیہ اکٹھا ہو گیا ہے۔

کلکتہ ۳۱ مارچ۔ برطانیہ کے جن لوگوں کو ہوائی حملوں سے نقصان پہنچا ہے۔ ان کی مدد کے لئے کلکتہ کے میئر نے ایک فنڈ کھولا ہوا ہے جس میں بنگال اسمبلی نے ایک لاکھ روپے دینے منظور کر لئے ہیں۔

لاہور ۳۱ مارچ۔ پنجاب گورنمنٹ نے شراب کی ان دکانوں کو بند کر دیا ہے جو بڑی بڑی سڑکوں [illegible] لاریوں کے اڈوں کے پاس ہیں۔

لنڈن ۳۱ مارچ۔ نیویارک ٹائمز کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ حکومت امریکہ کی طرف سے برطانیہ اور یونان کو لڑائی کا جو سامان بھیجا جا رہا ہے اس میں تارپیڈو کشتیاں بھی شامل ہیں۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی